احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 18 جولائی 2001ء

روزنامہ
C.P.L 61
ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 18 جولائی 2001ء 25 ربیع الثانی 1422 ہجری 18 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 160

دل کی بیعت

حضرت تمیم داریؓ کا شماران صحابہ میں ہوتا ہے جو عبادت وریاضت میں بلند مقام رکھتے ہیں- اہل کتاب سے مسلمان ہوئے ہمیشہ نماز تہجد ادا کرتے اور بسا اوقات ایک آیت اتنی دفعہ دہراتے کہ پوری رات گزر جاتی - ایک مرتبہ تہجد میں سورۃ الجاثیہ کی آیت نمبر 22 ساری رات تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی-

(اسدالغابہ جلد1 ص215 ابن اثیر جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرے ہاتھ پرتوبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے

آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں- ایک تو وہ سعید الفطرت ہوتے ہیں جو پہلے ہی مان لیتے ہیں- یہ لوگ بڑے ہی دور اندیش اور باریک بین ہوتے ہیں- جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور ایک بیوقوف ہوتے ہیں- جب سر پر آپڑتی ہے تب کچھ چونکتے ہیں- اس لئے تم اس سے پہلے کہ خدا کا غضب آجاوے' دعا کرو اور اپنے آپ کو خدا کی پناہ اور حفاظت میں دے دو- دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقت پیدا ہو اور مصائب اور غضب الٰہی دور ہو' لیکن جب بلا سر پر آئی ہے بے شک اس وقت بھی ایک درد پیدا ہوتا ہے' مگر وہ درد قبولیت دعا کا جذب اپنے اندر نہیں رکھتا- یقیناً سمجھو کہ اگر مصیبت سے پہلے اپنے دلوں کو گداز کرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے لئے گریہ وبکا کرو گے تو تمہارے خاندان اور تمہارے بچے طاعون کے عذاب سے بچائے جائیں گے- اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی- میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو- بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں- میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے- پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے- غفور ورحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے- اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے- تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں- ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی نیک ہو' تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے' لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے' مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچالیتا ہے- سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں-

جیسے حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ جب لوطؑ کی قوم تباہ ہونے لگی' تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دے گا- کہا نہیں- آخر ایک تک بھی نہیں کروں گا- فرمایا' لیکن جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر تو لایخاف عقبٰھا -خدا کی شان ہوتی ہے- پلیدوں کے عذاب پر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ ان کی بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کے لئے کان ابوھما صالحا کی رعایت کرتا ہے- حضرت موسیٰ اور خضر کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنادو- اس لئے کہ ان کا باپ نیک بخت تھا- اور اس کی نیک بختی کی خدا نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر راج مزدور ہوئے- غرض ایسا تو رحیم کریم ہے' لیکن اگر کوئی شرارت کرے اور زیادتی کرے تو پھر بہت بری طرح پکڑتا ہے- وہ ایسا غیور ہے کہ اس کے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے- دیکھو لوطؑ کی بستی کو کیسے تباہ کر ڈالا-

(-) اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو بدلا لو- اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو- تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا- یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی' کیونکہ وہ ظالم ہے-

(ملفوظات جلد دوم ص194)

پہلا سالانہ اجتماع

واقفین نو پاکستان

21ویں صدی کا استقبال کرنے اور دنیا کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے 14 سال قبل ایک عظیم الشان تحریک کا اعلان فرمایا- جسے تاریخ احمدیت میں تحریک وقف نو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے- احباب جماعت نے اپنے آقا کے الفاظ پر لبیک کہتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اپنے جگر گوشے دین کی راہ میں وقف کر دیئے- ان بچوں کی مزید تربیت کے لئے وکالت وقف نو تحریک جدید کے زیر اہتمام پہلا آل پاکستان سالانہ اجتماع واقفین نو 2001ء مورخہ 13 تا 15 جولائی کو ربوہ میں منعقد کیا گیا- جس میں پاکستان کے مختلف اضلاع سے نویں دسویں کلاس کے 324 واقفین نو نے شرکت کی- اس اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مورخہ 13 جولائی شام ساڑھے چھ بجے کیا-

• اپنے افتتاحی خطاب میں آپ نے فرمایا- آپ وہ خوش قسمت بچے ہیں جن کو پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس تحریک وقف نو کا حصہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی- اور آپ ہی وہ پہلی کھیپ ہیں جن کو والدین نے وقف کے لئے پیش کیا- اس لئے آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ اخلاص اور جذبے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی زندگیاں پیش کرنے والے ہوں گے- واقفین نو کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا آپ اب عقل وشعور کی منزل تک پہنچ چکے ہیں اس لئے اعلیٰ نمونہ دکھائیں حضور انور کی آواز پر لبیک کہیں اور جماعت احمدیہ کے لئے تن من دھن قربان کر دیں- انہوں نے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں واقفین نو کو تیاری کرنے اور مفید وجود بننے کی تلقین کی- محترم مہمان خصوصی نے فرمایا آپ وقف نو کے پروگراموں کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں سے بھی وابستہ ہوں اور ہر پروگرام میں حصہ لیں اور یہ ثابت کر دیں کہ ہم ہر میدان میں آگے ہیں-

مقام اجتماع خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا- واقفین نو نے اپنے پہلے مرکزی اجتماع کے ہر

باقی صفحہ 8 پر

حضور انور کی ڈاک کے متعلق ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20 اپریل 2001ء میں فرمایا

میں ڈاک کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو مجھے ڈاک ملتی ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ خلاصے بنا کر میرے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ یہ خلاصوں کا رواج اب تک پاکستان میں بھی ہے' کراچی' لاہور' وغیرہ' ربوہ اور جرمنی میں بھی ہے لیکن جو براہ راست خط مجھے ملتے ہیں وہ میں خود ضرور دیکھتا ہوں' ان کا خلاصہ نہیں بنایا جاتا۔ تو اس لئے یہ خیال کریں کہ اگر میری یہ نیت ہے کہ میں خود اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھا کروں تو کچھ اختصار سے کام لیا کریں۔

بعض لطیفے بھی ہوتے ہیں ایک خاتون نے مجھے کوئی پندرہ بیس صفحے کا خط لکھا اور آخر پر لکھا کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اس لئے بہت اختصار سے کام لے رہی ہوں اور آخر پر بات کچھ بھی نہیں نکلی' کچھ بھی بات نہیں تھی۔ نہ شکایتیں تھیں نہ کوئی اور ذکر۔ اپنے خاندانی حالات کا تذکرہ تھا۔ تو یہ سلوک نہ کریں کہ پھر مجھے دوبارہ خلاصوں کی طرف واپس جانا پڑے۔ اگر خلاصہ نکالنا آپ کے لئے دوبھر ہو یعنی چھوٹا خط لکھنا تو بے شک پہلے ایک لمبا خط لکھ لیا کریں' چالیس پچاس صفحے کا' اس کے بعد خود اس کو دیکھیں کہ اس میں کوئی کام کی بات ایسی ہے جو مجھے علم ہونی چاہئے۔ پھر وہ مجھے بتائیں تو آپ کے خط کا خلاصہ آپ کے ہاتھ کا نکلا ہوا مجھے پہنچ جائے گا۔

اور دوسرے یہ کہ شادی بیاہ کے جھگڑوں میں' ساس سے شکایت میں' نندوں سے شکایت میں' خاوند سے یا بیوی سے شکایت میں مجھے کوئی تفصیل نہ لکھا کریں کیونکہ جو بھی آپ تفصیل لکھیں گے وہ یکطرفہ ہے اور بڑا ظلم ہے اگر میں یک طرفہ بات سن کر اس پر اعتبار کر لوں۔ تو وہ سارے خطوط میں مجبوراً امور عامہ کو یا دوسرے اداروں کو جنہوں نے تحقیق کرنی ہے ان کی طرف مارک کر دیتا ہوں۔ وہ ان کو دیکھتے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں۔ تو کیا فائدہ اتنے لمبے خطوط لکھنے کا۔ یہ لکھا کریں کہ ہماری فلاں سے یہ ایک شکایت ہے دعا کریں کہ اللہ ہم دونوں میں سے جو غلطی پر ہے اس کو ٹھیک کر دے اور یہ شکایتیں رفع ہوں۔ اور جو اپنے شکایتی خطوط کی تفصیل ہے وہ بے شک متعلقہ ادارہ کو' باہر کی جماعتیں ہیں تو وہاں سیکرٹری امور عامہ کو یا سیکرٹری اصلاح و ارشاد وغیرہ کو دے دیا کریں اور پھر وہ جو چاہیں تحقیق کرنے کے بعد خود اس تحقیق کا خلاصہ مجھے دیا کرتے ہیں اور پھر میں فیصلہ کر سکتا ہوں کہ کس فریق کی بات سچی تھی اور کس کی جھوٹی تھی۔

ایک اور بھی سلسلہ چل پڑا ہے بعض لوگوں نے کمپیوٹر میں خط ڈالے ہوئے ہیں اور ایک ہی مضمون ہے اور روزانہ کمپیوٹر سے وہ خط نکلتا ہے اور مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اب میں پڑھ پڑھ کے حیران ہو گیا ہوں کہ اس روزانہ کے کمپیوٹر کے ڈالے ہوئے سے مجھے کیا فرق پڑے گا کیونکہ دلی جذبات تو پہنچتے نہیں کیونکہ کمپیوٹر نے ایک نوکر بن کے وہ چیز مجھے پہنچا دی ہے۔ لیکن ذرا ٹھہر ٹھہر کے آرام سے لکھا کریں اور بہتر یہی ہے کہ کمپیوٹر میں ڈالنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے لکھا کریں یا ٹائپ کرنا ہو تو کمپیوٹر میں ٹائپ کروا لیا کریں لیکن مختصر' مطلب کی بات کریں۔ یہ نہ ہو کہ پچیس صفحے کا خط ہو اور آخر پر ہو "آمد برسر مطلب" کہ اتنی لمبی تحریر کے بعد اب میں اپنے مطلب کی بات بیان کرتا ہوں تو آمد برسر مطلب کو خط کے شروع میں بیان کر دیا کریں باقی خط کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

بعض لوگ ایک خط لکھ کر اس کی فوٹو کاپیاں کروا لیتے ہیں اس پر صرف تاریخ نہیں لکھتے وہ اپنے ہاتھ سے تاریخ ڈالتے ہیں گویا کہ انہوں نے ہر خط نیا لکھا ہے تو ہمیں سمجھ تو آ ہی جاتی ہے کیا فائدہ اس کا؟ اس لئے دھوکہ اسے دیں جسے دے سکتے ہیں بلکہ اس کو بھی نہ دیں۔ یہ فضول بات ہے۔ دعا کی تحریک کے لئے دل کا جذبہ ہے جو ضروری ہے اگر دل کا جذبہ کسی طرح پہنچ جائے تو خواہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ پہنچے یا مہینہ میں ایک دفعہ پہنچے اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ورنہ ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گھنٹے میں خط میں ڈھونڈتا رہتا ہوں کہ اصل مطلب کی کیا بات ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ انشاء اللہ اصل مطلب کی بات پہلے کیا کریں گے۔ اب اس کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 جولائی 2001ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 20 جولائی 2001ء

12-05 a.m	اردو کلاس نمبر 225
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب
2-30 a.m	دستاویزی پروگرام
3-55 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-55 a.m	کوئز: تاریخ احمدیت
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
5-45 a.m	چلڈرنز کارنر
6-50 a.m	مجلس عرفان
7-50 a.m	لجنہ میگزین
8-15 a.m	دستاویزی پروگرام
9-00 a.m	اردو کلاس نمبر 226
10-10 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
12-00 p.m	سرائیکی پروگرام
12-35 p.m	تقریر
1-10 p.m	لجنہ میگزین
1-45 p.m	ایم ٹی اے ورائٹی
2-10 p.m	اردو کلاس
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	بنگالی سروس
4-15p.m	ایم ٹی اے سپورٹس
4-50 p.m	نظم۔ درود شریف
5-00 p.m	خطبہ جمعہ (لندن سے براہ راست)
6-00 p.m	تلاوت۔ خبریں
6-25 p.m	مجلس عرفان
7-25 p.m	دستاویزی پروگرام
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	تلاوت۔ درس حدیث
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

ہفتہ 21 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-30 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-30 a.m	دستاویزی پروگرام
3-00 a.m	مجلس عرفان
3-45 a.m	لجنہ میگزین
4-15 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
5-00 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	کہکشاں
7-00 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-00 a.m	جرمن ملاقات
9-00 a.m	اردو اسباق
10-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 357
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
12-00 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
1-05 p.m	تبرکات: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر
2-00 p.m	لقاء مع العرب نمبر 357
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	اردو اسباق
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30p.m	جرمن ملاقات
7-35 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-10 p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت۔ فرانسیسی پروگرام

اتوار 22 جولائی 2001ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب نمبر 357
1-00 a.m	عربی پروگرام
1-30 a.m	جرمن ملاقات
2-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
3-05 a.m	چلڈرنز کلاس
4-00 a.m	کوئز: خطبات امام
4-35 a.m	اردو اسباق نمبر 3
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
5-30 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	درس القرآن
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-30 a.m	دستاویزی پروگرام
9-50 a.m	اردو کلاس نمبر 227
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
12-00 p.m	درس القرآن نمبر 3
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
2-00 p.m	اردو کلاس نمبر 227
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m	چلڈرنز کارنر
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	انگلش پروگرام

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

دے کر اپنے پڑوسی کو سکھ پیار کے موتی رول

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک - حضرت مسیح موعود اور رفقاء کا پاکیزہ کردار

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ہمسایوں کے اعتراض پر بنی بنائی دیوار گرادی

عبدالسمیع خان - ایڈیٹر الفضل

حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں دینی اخلاق کو دوبارہ زندہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ان میں ہمسائے کے حقوق کی طرف بھی موثر توجہ فرمائی۔ اور اپنے قول و عمل سے شاندار نمونے دکھائے۔ اس کے ساتھ ہی ایسی پاکیزہ جماعت اور محبتوں سے معمور ایسے نظام کی بنیاد ڈالی جو اس مضمون پر باریک نظر رکھے اور تفصیلات میں جاکر حقوق پورے کرے۔

فرمایا:

حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبرگیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر لو۔ تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے۔ اپنا پیٹ ہی پالتے ہیں۔ لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلہ پر بھی ہوں ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 215 نظارت اشاعت ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہمسائیگی کی یہ تعلیم جو ہے میں نے چالیس کہا تھا حضرت مسیح موعود (-) فرمارہے ہیں کہ سو کوس تک یہ ضرورت پھیلتی ہے اور امر واقعہ ہے کہ جماعت کی خدا تعالیٰ نے ایسی اچھی تربیت کی ہے کہ اب سو کوس کیا ہزاروں میل کے فاصلہ پر بھی وہی حقوق ادا کررہے ہیں جیسے ہمسائیگی کے حقوق ہوں۔ چنانچہ مختلف ممالک میں یتیم غریب. بچے. مسکین. ایسے ہیں جو دور بیٹھے احمدیوں کی قربانیوں سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔ مثلاً سیرالیون میں جو گزر رہی ہے. جو دکھ لوگ سہہ رہے ہیں ان میں ان کے دکھ دور کرنے میں انگلستان کی جماعت بھی شریک ہے اور جرمنی کی جماعت بھی اور پاکستان کی جماعتیں بھی اور مختلف ملکوں سے ایسی رقمیں آتی رہتی ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ جہاں جس ملک میں بھی غریب لوگ ہوں. ضرورت مند ہوں ان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے خرچ کی جائیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 23 مئی 2000ء)

پھر فرماتے ہیں:

انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جاوے مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہو تو پرواہ نہیں اپنے عیش و آرام سے کام ہے جو بات خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس کے بیان کرنے سے نہیں رک سکتا اگر کسی کا ہمسایہ فاقہ میں ہو تو اس کے لئے شرعاً حج جائز نہیں مقدم ہمدردی اور اس کی خبرگیری ہے کیونکہ حج کے اعمال بعد میں آتے ہیں مگر آج کل عبادات کی اصل غرض اور مقصد کو ہرگز مدنظر نہیں رکھا جاتا بلکہ عبادات کو رسوم کے رنگ میں ادا کیا جاتا ہے اور وہ نری رسمیں ہی رہ گئی ہیں۔

(ملفوظات جلد 4 ص 370,369 نظارت اشاعت ربوہ)

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کو اپنی تعلیم میں ایک اہم حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

سیالکوٹ کے ایک نمبردار نے بیعت کرنے کے بعد پوچھا کہ حضور اپنی زبان مبارک سے کوئی وظیفہ بتادیں۔

فرمایا کہ "نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو"

(ملفوظات جلد 5 ص 130)

حضرت مسیح موعود کا نمونہ

حضور نے خود ہمسایوں کے حقوق جس عمدگی اور باریک بینی سے ادا فرمائے ایک زمانہ اس کا گواہ ہے۔ قادیان میں آپ کے دوست تو آپ کی رحمت سے فیض یاب ہوتے ہی تھے۔ دشمن بھی محروم نہ تھے۔ اور دشمنوں سے آپ کا حسن سلوک ایک طویل مضمون کا متقاضی ہے۔ یہاں صرف دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی مثال ہمسائے کے احساسات کے خیال کے متعلق اور اس کی زیادتیوں پر صبر سے متعلق ہے۔

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:

جب منارۃ المسیح بننا شروع ہوا تو قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے حکومت کو درخواست دی گئی کہ مینار بننے سے ہمارے گھروں میں بے پردگی ہوگی۔ اس پر تحصیلدار صاحب بٹالہ قادیان میں آئے اور بعد تحقیقات ان کی درخواست رد کر دی۔ لیکن حضور (-) نے منارہ کی تعمیر اس وقت ملتوی فرمادی۔ تاکہ ہمسائے کے احساسات کو صدمہ نہ پہنچے۔ اور پھر بعد میں حالات تبدیل ہونے پر تعمیر ہوجائے گا۔

(رفقائے احمد جلد ششم ص 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

قادیان میں ایک جلسہ کے دنوں میں نماز ہونے لگی تو پڑوسی نے گالیاں شروع کردیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا مگر فرمایا کہ شاہی خیمہ کے پاس کسی کا تخل ہونا اپنے اوپر شامت لانا ہوتا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد 2 ص 448)

ہمسائے کو دکھ نہ دو

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایک واقعہ جو جلسہ سالانہ 1906ء کا ہے وہ یہ ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر میں بھی اپنے گاؤں کے احمدی احباب کے ہمراہ جلسہ کے لئے قادیان گیا ہوا تھا اس جلسہ کے دنوں میں ایک دن حضور بیت اقصیٰ میں بیٹھ کر تقریر فرمارہے تھے ان دنوں بیت ابھی بہت چھوٹی تھی اور جو احباب باہر سے جلسہ کے لئے قادیان آئے ہوئے تھے۔ وہ اس بیت کی وسعت کے اعتبار سے زیادہ تھے۔ اس لئے جب کچھ لوگوں کو بیت میں بیٹھ کر جلسہ سننے کی اچھی طرح جگہ نہ ملی۔ تو وہ بیت کی جنوبی دیوار پر جو زیادہ اونچی نہیں تھی۔ چڑھ کر بیٹھ گئے۔ اس دیوار کے ساتھ دوسری طرف آریہ لوگ رہتے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ لوگ دیوار پر چڑھ کر بیٹھے ہیں اور اس طرح ان دیوار کے دوسری طرف نیچے چونکہ ان کے گھروں میں نظر پڑتی تھی۔ اس لئے ان میں سے کسی صاحب نے بولنا شروع کر دیا۔ کہ ہماری دیواروں پر چڑھ کر کیوں بیٹھے ہو۔ اور اس طرح بولتے ہوئے اس نے شاید کچھ گالیاں بھی نکالیں۔

اس پر کسی احمدی دوست نے تقریر کے دوران ہی حضور کو اس بات کی اطلاع دے دی حضور نے جب دیکھا۔ کہ کچھ لوگ واقعہ میں دیوار کے اوپر چڑھ کر بیٹھے ہیں۔ تو فرمایا۔

"ہاں کچھ لوگ اوپر بیٹھے ہیں۔ پھر فرمایا یہ آریہ لوگ ہمارے ہمسائے ہیں ان کو کیوں دکھ دیتے ہو۔ نیچے اتر آؤ"

چنانچہ حضور کے اس ارشاد پر سب لوگ نیچے اتر آئے اور سکڑ کر بیت میں بیٹھ گئے۔

(الفضل 20/ اگست 1998)

حضرت میاں نذر محمد صاحب چنیوٹ روایت کرتے ہیں:

1907ء کا واقعہ ہے کہ عید الفطر کے موقعہ پر جب کہ بیت اقصیٰ قادیان میں نمازیوں کی تعداد کچھ زیادہ تھی بیت کے صحن میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے بیت کی جانب جنوب جو ہندوؤں کے مکان تھے ان میں سے ایک مکان کی چھت پر چڑھ گئے۔ تاکہ

وہاں نماز ادا کرسکیں (ان کے چھت کا لیول بیت کے صحن سے تھوڑا سا اونچا تھا) اس پر ان ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود کو گالیاں دیں میں اس وقت بچہ تھا اور حضرت صاحب کی دائیں طرف نماز پڑھ رہا تھا۔ اس موقعہ پر ہندوؤں نے ان کی چھت پر نماز پڑھنے والے احمدیوں کو کچی مٹی کے ڈھیلے بھی مارے تھے۔

نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد خطبہ میں حضور نے [illegible] فرمایا کہ ہماری طرف سے کوئی دوست ہندوؤں کو جواباً کچھ نہ کہے اور صبر کی تلقین فرمائی۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد مجھے کسی بزرگ نے فرمایا کہ جاؤ اور ایک سکھ بڑھئی موجودہ مدرسہ احمدیہ والی جگہ کے اندر رہتا ہے اسے بلالو۔ چنانچہ میں اس بڑھئی کو بلالایا۔ اور اسی دن بیت کے صحن میں ہندوؤں کی [illegible] کے ساتھ لکڑیاں گاڑ کر ان کے ساتھ تاریں باندھ دی گئیں تاکہ کوئی دوست ان ہندوؤں کے مکانوں کی چھت پر نہ چڑھ سکیں۔

(ماہنامہ انصاراللہ مارچ 74ء ص 38)

ایک مثال ہمسائے کی اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جو مستقل ہمسایہ نہیں بلکہ وقتی طور پر ہمسایہ کہلا سکتا ہے ایک ہندو پنڈت موتی رام حضرت مسیح موعود(-) کے اخلاق عالیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

1901ء یا 1902ء کا واقعہ ہے۔ اپریل کا مہینہ تھا۔ گورداسپور سے ایک بارات قادیان کے قریب ایک گاؤں میں گئی۔ اس گاؤں کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ اتنا یاد ہے کہ اس گاؤں میں سوم دت آریہ رہتا تھا۔ جس کے ہاں ہم ٹھہرے تھے۔ واپسی پر جب بارات مرزا صاحب کے مکان کے پاس سے گزری تو آپ نے بارات کو رکوالیا۔ اس پر دولہا کا باپ خوف سے کانپنے لگا۔ کہ نہ معلوم ہمیں یہاں کیوں روکا گیا ہے۔ کیونکہ جناب مرزا صاحب کے خاندان کا بہت دور تک رعب تھا۔ اور بڑی عزت تھی۔ اسلئے اس نے خیال کیا کہ نہ معلوم جناب مرزا صاحب ہم پر ناراض ہوں گے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد آپ نیچے تشریف لائے اور پانچ روپے اور ایک تھان ململ کا دلہن کو دے کر کہا چونکہ یہ لڑکی ہمارے مکان کے پاس سے گزری ہے اس لئے یہ لڑکی ہماری لڑکی ہے۔ نیز باراتیوں کے لئے بھی ایک آدمی بھجوا کر ایک ہندو دکاندار کے ہاں سے مٹھائی کھلانے کا انتظام فرمایا۔

اس واقعہ کا میرے دل پر خاص اثر ہوا جو آج تک موجود ہے۔

(الفضل قادیان 24 نومبر 1943ء ص 3)

رفقائے مسیح موعود کے نمونے

حسن اخلاق کی یہی تعلیم اور تربیت حضرت مسیح موعود(-) نے اپنے متبعین کو دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے صاحبزادہ عبدالحئی کا مکان بنوا رہے تھے کہ ہمسایوں کی طرف سے دیوار پر کوئی اعتراض تھا۔ اس پر حضور کے حکم سے بنی بنائی دیوار گرا دی گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 578)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

پڑوس میں ایک نوجوان رات کے دو بجے مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ اسے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور سارے محلے کو اس نے سر پر اٹھالیا۔ نوجوان تھا آواز بھی اونچی تھی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اس کے پاس تشریف لے گئے اور ڈاکٹر کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ لیکن ابھی ڈاکٹر کے آنے میں وقت لگتا تھا اس لیے آپ نے کاغذ کی ایک گولی بنائی۔ پانی منگوایا اور اسے کہا منہ کھولو۔ آپ نے دعا کر کے گولی کو اپنے ہاتھ سے اس کے گلے میں رکھ کر پانی پلادیا تاکہ اسے یہ احساس نہ ہو کہ میں کاغذ کھا رہا ہوں۔ اور اس دعا کی برکت سے ڈاکٹر کے آنے سے پہلے پہلے اس کی درد دور ہو گئی۔

(الفضل 7 جون 1980ء)

حضرت مولوی شیر علی صاحب فرماتے ہیں:

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے ریٹائرڈ ہو کر قادیان آنے کے وقت سے باقاعدہ آپ کی ہمسائیگی بندہ کو میسر آئی۔ اس عارضی اور مستعار زندگی کے دوران میں آپ نے ہمسائیگی کے تعلق کو جس خوبی اور عمدگی سے نبھایا ہے۔ بندہ اس کے بیان سے اپنے آپ کو عاجز پاتا ہوں۔ آپ نے ان تمام حقوق کی ادائیگی میں جن کو کہ شریعت ایک ہمسایہ پر واجب قرار دیتی ہے۔ نہایت ہی بلند درجہ اور اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا آپ کا سلوک نہایت ہی بلند پایہ اخلاق پر مبنی تھا۔ یہاں تک کہ بندہ نے دیکھا کہ آپ کی طرف سے ہمسائیگی کا تعلق یگانگت اور شفقت اور محبت میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اور اس پاک وجود نے دوئی کے تمام پردوں کو چاک کر کے رکھ دیا تھا۔ آپ بلا تکلف بلا احساس غیریت نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے مشفقانہ و برادرانہ رنگ میں بندہ کے مکان پر تشریف لاتے۔ گھریلو قسم کے ادنیٰ ادنیٰ معاملات پر گفتگو فرماتے۔ اور ہر چھوٹے بڑے امر میں دلچسپی لیتے۔ آپ کی ذات میں میں نے بہترین قسم کا ساتھی۔ ہر کام کا عمدہ مشیر و رہبر دکھ میں بہترین غمگسار پایا۔ میرے لڑکے عزیزم عبدالرحمان کی بیماری میں اکثر اس کے پاس آکر گھنٹوں بیٹھتے۔ اس کی بیماری سے متعلقہ باتوں کو نہایت سکون اور دلجمعی سے سنتے اور موقع اور محل کے مطابق بیماری کے تمام خدشات کو اس کے دل و دماغ کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے نہایت فصیح اور محبت بھرے الفاظ سے مٹا دیتے مریض کے لئے اس سے بڑھ کر اور کون سا علاج کارگر ثابت ہو سکتا ہے کہ ایک مشفق اور مہربان ڈاکٹر اس کے تفکرات کا بکلی خاتمہ کردے۔

آپ نے میرے نہایت پریشان کن حالات میں ایک ہمدرد و غمگسار کی طرح ساتھ دیا بندہ کی اہلیہ کی بینائی بوجہ موتیا کے دونوں آنکھوں سے جاتی رہی تھی اور ان کا اصرار تھا کہ حضرت میر صاحب کے سوا کسی دوسرے سے آنکھیں نہ بنواؤں گی۔ حضرت میر صاحب کی طبیعت کمزور تھی۔ جراحی کے تمام کام بوجہ بیماری بند تھے۔ دیگر اطباء کا بھی مشورہ تھا کہ لاہور یا امرتسر میں کسی بڑے ہسپتال میں علاج کروایا جائے۔ غرض ایک طرف بندہ کی اہلیہ کا اصرار۔ دوسری طرح حضرت میر صاحب کی ناسازی طبع کی وجہ سے مجبوری میرے لئے حیران کن ثابت ہو رہی تھی۔ آخر ان حالات میں اپنے محسن سے میں نے اپنی اہلیہ کی اس خواہش کا اظہار کیا۔ آپ بلا تامل عمل جراحی کے لئے تیار ہو گئے۔ بس میری کل پریشانی اور حیرانی دور ہوئی اور ان کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیوی کی آنکھوں کو شفا عطا کی۔ یہ تھا آپ کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا وہ نمونہ جو آپ کم تر ہمسایہ کے لئے روا رکھتے تھے۔ نہ صرف بندہ بلکہ بندہ کے بچوں کے جذبات اور احساسات کا انتہائی خیال تھا۔ ان کی زندگی کے آخری ایام کا ایک واقعہ ہے۔ جو بظاہر تو بالکل معمولی نظر آتا ہے لیکن آپ کے احساسات کے کرشموں میں سے ایک بہت بڑا کرشمہ ہے۔

میرے لڑکے عبدالرحیم نے پہاڑ پر جاتے جاتے بغیر گھوڑے کے تانگہ ان کے باغ میں ان کی بلا اطلاع حفاظت کی خاطر کھڑا کروادیا۔ آپ نے جب ایک تانگہ اپنے باغ میں بغیر اجازت کھڑا ہوا دیکھا تو اپنے نوکر کو حکم دیا کہ اس تانگے کو فوراً باغ سے باہر نکال دو۔ لیکن جونہی آپ کو اطلاع ہوئی کہ یہ عبدالرحیم کا تانگہ ہے۔ تو آپ نے فوراً اپنا حکم واپس لیتے ہوئے نوکر کو تاکید فرمائی کہ اس بات کا عبدالرحیم کو علم بھی نہ ہونے پائے کہ میں نے ان کے تانگے کو اپنے باغ سے باہر نکالنے کے لئے کہا تھا۔

(الفضل 22 جولائی 1947ء)

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب رفیق

حضرت مسیح موعود کے ایک پڑوسی کی زبانی ان کے حسن اخلاق کی گواہی سنئے۔

مکرم شیخ یوسف علی صاحب عرفانی کو حضرت بھائی صاحب کے پڑوسی ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ حضرت بھائی صاحب اور ان کی اہلیہ کے اعلیٰ اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بعض اوقات ہمارے گھر میں کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ اپنی اہلیہ ماسی جی کو بار بار بھیجتے کہ جاؤ خبر لے کر آؤ۔ اور بسا اوقات رات کے وقت ماسی جی ہاتھ میں لالٹین لئے کر تنہا آجاتیں۔ اور فرماتیں کہ امتہ الرحیم کے ابا تقاضا کر رہے ہیں کہ جاؤ خبر لے کر آؤ۔ اخی مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کی علالت پر دن کے علاوہ رات کو اکثر بھائی جی اور ماسی جی لالٹین ہاتھ میں لے کر شدید سردی میں آتے۔ جب تک وہ ایسا نہ کر لیتے۔ ان کو اطمینان سے نیند نہ آتی تھی۔

یہ واقعہ میری شادی کا ہے۔ ہم لوگ جب رخصتانہ کرا کے واپس قادیان آئے تو دریائے بیاس عبور کر کے بھینیوں کے پتن کی طرف سے آنا ہوا۔ ہم قادیان پہنچے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا اور راستے میں پہلے حضرت بھائی جی کا گھر تھا۔ آپ کو چونکہ ہماری آمد کی اطلاع تھی۔ لہذا آپ اپنے مکان کے باہر کھڑے تھے۔ جونہی ہمارے تانگے آپ کے گھر کے پاس پہنچے تو آپ نے ہمیں وہیں اترنے کا حکم دیا۔ اور یہ غیر متوقع بات تھی۔ کچھ تعجب بھی ہوا مگر آخر ہم سب اتر کر آپ کے گھر میں چلے گئے۔ ادھر ہمارے گھر پر عورتیں دلہن کی آمد کے لئے جمع تھیں۔ بھائی جی نے تمام عورتوں اور ہمارے خاندان کی تمام مستورات کو بھی بلا بھیجا۔ چنانچہ شادی کی چہل پہل اس وقت ہمارے گھر کی بجائے ان کے گھر میں نظر آنے لگی۔ بھائی جی ایسے پھر رہے تھے جیسے خود ان کے بیٹے عبدالقادر کی شادی ہے۔

اس وقت آپ کے گھر پر بیکری کا کام ہوتا تھا لہذا آپ نے باہر تمام مردوں کو اور اندر تمام عورتوں کو خوب سیر چشمی سے چائے سے تواضع کی۔ جس کے ساتھ دسترخوان پر ڈھیروں ڈھیر پیسٹری اور کیک رکھے گئے تھے۔ یہ اس لئے کیا گیا تھا کہ پرانے زمانہ میں پنجاب میں یہ ایک رسم تھی۔ کہ تعلقات بہت زیادہ مضبوط بنانے کے لئے شادی کے موقعہ پر دلہن کی آمد پر دلہن کے سسرال کے گھر اترنے سے قبل وہ اپنے گھر میں اتار لیتے تھے۔ اور پھر اپنے گھر سے اس کو رخصت کیا جاتا تھا۔ اس کو دھرم اتارنا کہا جاتا تھا۔ گویا بیٹی بنانا۔ اس طرح پر حضرت بھائی جی نے اللہ ان کی روح پر بڑی بڑی رحمتیں نازل فرمائے میری بیوی کو اپنی بیٹی بنایا۔

(رفقائے احمد جلد 9 ص 143)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب

ہمسایہ کا بہت خیال رکھتے اور گھروالوں کو بھی اس کی تاکید کرتے۔ جب کوئی اچھی چیز پکتی یا باہر سے آتی اپنے ہمسایہ کو ضرور بھجواتے۔

(رفقائے احمد جلد 12 ص 205)

"تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے"

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

حدیث میں عمارہ خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں۔ کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364)

بجلی کیسے تیار کی جاتی ہے

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

یوں تو بجلی تیار کرنے کے بہت سے ذرائع ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بٹن کے برابر سائز کے سیل یا بیٹریاں جو گھڑیوں وغیرہ میں استعمال ہوتی ہیں سے لے کر کلاک میں استعمال ہونے والے پنسل سیل اور فلیش لائٹ میں استعمال ہونے والے عام سیل سے لے کر گاڑیوں میں استعمال ہونے والی بڑے سائز کی بیٹریاں۔ یہ محدود پیمانے پر ڈی سی کرنٹ DIRECT CURRENT بنانے والی اشیاء ہیں۔ حسب ضرورت اس کو کنورٹر CONVERTER کے ذریعہ اے سی کرنٹ ALTERNATE CURRENT میں بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے کیونکہ اکثر و بیشتر گھریلو اور کارخانوں وغیرہ میں استعمال ہونے والا کرنٹ اے سی ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ مضمون بڑے پیمانے پر بجلی بنانے سے متعلق ہے جو پورے ملک کی بجلی کی ضروریات پورا کرتی ہے۔

بنیادی طور پر تمام مختلف ذرائع سے بجلی پیدا کرنے کا ایک ہی اصول ہے۔ اور وہ ہے ٹربائن کو نہایت تیز رفتار سے گھمانا جو اپنے ساتھ لگے ہوئے جنریٹر کو چلاتی ہے جو بجلی پیدا کرتا ہے۔ اور ٹربائن کو گھمانے کے لئے بھی بنیادی طور پر دو ہی ذرائع استعمال ہوتے ہیں۔ اول پانی۔ دوم حرارت اور اس سے پیدا ہونے والی بھاپ۔

بجلی پیدا کرنے کے لئے پانی کا استعمال

قدرتی آبشار سے جو پانی نیچے گرتا ہے۔ آبشار کی بلندی اور پانی کی مقدار کے لحاظ سے اس میں بے پناہ طاقت پوشیدہ ہوتی ہے۔ نیاگرا (NIAGRA) آبشار جو امریکہ اور کینیڈا کی سرحد پر واقع ہے اس پر دونوں ممالک نے بجلی پیدا کرنے کے لئے ٹربائن لگا رکھی ہیں اور ان سے چالیس لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کی جاتی ہے اس طرح جنوبی افریقہ اور کئی دیگر ممالک میں آبشاروں سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ آبشار گویا قدرت کا ایک ایسا عطیہ ہے جس میں بنا بنایا بجلی پیدا کرنے کا ذریعہ قدرت نے انسان کو مہیا کر دیا ہے۔ جن ممالک میں دریا بہتے ہیں وہاں دریا پر ڈیم بنا کر پانی کی سطح کو بلند کیا جاتا ہے اور پھر مصنوعی آبشار کی طرح اسے نیچے گرا کر اس سے طاقت حاصل کی جاتی ہے۔ جو ٹربائن چلا سکے۔ اسی طرح سمندر کا پانی ہر چھ گھنٹہ بعد مدو جزر کی صورت میں گھٹتا اور بڑھتا یا چڑھتا اور اترتا ہے۔ پانی کی اس طاقت کو بھی ٹربائن چلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض مقامات پر ساحل سمندر کی مخصوص بناوٹ کے باعث مد کے وقت پانی چالیس فٹ تک اونچا ہو جاتا ہے اور اس میں بے پناہ طاقت پوشیدہ ہوتی ہے۔

ٹربائن کو گھمانا

ٹربائن اپنی بناوٹ کے لحاظ سے ایک بہت بڑے پہیے سے مشابہ ہوتی ہے جس میں سے آبشار یا ڈیم یا سمندر سے آنے والا پانی بہت بڑے سائز کے پائپ کے ذریعہ انتہائی تیز رفتاری سے گزارا جاتا ہے۔ پائپ اپنی بناوٹ میں شروع میں بہت کھلا ہوتا ہے اور اندر کی طرف آتے ہوئے تنگ ہوتا جاتا ہے جس کی وجہ سے پانی کا دباؤ بڑھتا جاتا ہے۔ ٹربائن کے اندرونی حصہ میں پن چکی کی طرح کے چاروں طرف بڑے بڑے پر لگے ہوتے ہیں۔ پانی پائپ میں سے ہوتا ہوا ان پروں سے ٹکراتا ہے اور انہیں زور سے گھماتا ہوا آگے نکل جاتا ہے اور ٹربائن کے دوسرے حصے سے باہر نکل جاتا ہے اور آگے جھیل میں گرتا جاتا ہے جہاں سے آگے نہریں نکالی جاتی ہیں۔ جتنی زیادہ رفتار اور دباؤ سے پانی ٹربائن کے پروں کو گھماتا ہوا گزریگا اتنی ہی زیادہ بجلی پیدا ہوگی۔ اس لئے پانی کا بلندی سے گرنا یا کسی دیگر ذریعہ سے انتہائی تیز رفتار سے گزرنا نہایت اہم ہے۔ سمندر سے اٹھنے والے مدو جزر کے پانی کے پیچھے سمندر کے دباؤ کی طاقت ہوتی ہے جسے مخصوص پائپ کی شکل سے اور زیادہ طاقتور بنایا جاتا ہے۔ نیز سمندری پانی سے چلنے والی ٹربائن کے پر اس ساخت کے بنے ہوتے ہیں کہ پانی کے چڑھتے اور اترتے وقت دونوں رخ پر گھومتے ہیں۔ ٹربائن آگے جنریٹر کے ساتھ پیوست کی ہوئی ہوتی ہے جو اپنی گھومنے کی حرکت کو اس میں منتقل کرتی ہے اور یوں جنریٹر بجلی پیدا کرتا ہے۔ سائیکل کے پہیے کے ساتھ لگا ہوا چھوٹا سا ڈائنمو بھی اسی اصول پر پہیے کے ساتھ تیزی سے گھوم کر بجلی پیدا کرتا ہے۔

بجلی پیدا کرنے کے لئے حرارت کا استعمال

کوئلہ یا تیل بڑی بڑی بھٹیوں میں جلا کر اس سے پانی کو گیس میں تبدیل کیا جاتا ہے اور پانی کی بجائے گیس ٹربائن کے پروں پر سے گزرتی اور اسے گھماتی ہے تاہم پانی کے ذریعہ بجلی پیدا کرنے کے بہت سے فوائد ہیں جس کی وجہ سے وہ ممالک خوش نصیب سمجھے جاتے ہیں جہاں آبشار۔ دریا یا موزوں ساحل سمندر موجود ہوں ایک تو کوئلہ اور تیل سے پیدا کی جانے والی بجلی بہت مہنگی پڑتی ہے اور اس کے لئے خام مال مہیا کرنا اور اسے بہت بڑی مقدار میں مقررہ جگہ پر پہنچانے کے لئے سڑکوں یا ریل کا جال بچھانا پڑتا ہے جس پر اضافی سرمایہ اور افرادی قوت خرچ ہوتی ہے۔ دوسرے ٹرکوں یا ریل کے ڈبوں پر کوئلہ یا تیل لادنا اور اتارنا بہت شور اور آلودگی پیدا کرتا ہے۔ کام کرنے والے لوگوں کی زندگی گندگی اور بو کے باعث اجیرن ہو جاتی ہے۔ اور پھر ان سے اٹھنے والا دھواں اور گیس فضائی آلودگی پیدا کرتی ہیں جب کہ اس کے مقابل پر پانی سے بجلی پیدا کرنے والی جگہ انتہائی پر سکون۔ صاف ستھری بلکہ ایک پر فضا ماحول پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ ڈیم پر سیر و تفریح کے لئے جانا پسند کرتے ہیں۔ اس سے کسی قسم کی آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔ اور پھر یہ کہ اس سے پیدا ہونے والی جھیل انتہائی پر فضا منظر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کے وسیع و عریض رقبہ کو سیراب کرنے کے کام آتی ہے اور یوں ایک پنتھ دو کاج کے مصداق بجلی بھی مہیا ہوتی ہے اور فصلیں بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پانی سے جنریٹر اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک کہ آبشار دریا یا سمندر چلتا رہے گا۔ یعنی ہمیشہ ہمیش کے لئے۔ اور اس مقصد کے لئے کوئی نئی سرمایہ کاری اور محنت درکار نہیں ہو گی۔ بس ڈیم کی مناسب دیکھ بھال کرتے رہنا ہی کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام ممالک جہاں پانی دستیاب ہے ہر وقت نئے نئے ڈیم بناتے رہتے ہیں تا کہ بڑھتی ہوئی آبادی اور پرانے ڈیموں میں مٹی جمع ہو جانے کے نتیجہ میں ان کی کارکردگی میں کمی آجانے کے مسائل سے نبرد آزما ہوا جاسکے۔

ایٹمی توانائی سے بجلی

بنیادی طور پر ایٹمی توانائی سے بجلی پیدا کرنا بھی حرارت سے بجلی پیدا کرنے کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ ایٹم بم میں جو FISSION کا عمل ہوتا ہے جس میں ایٹم کے مرکزے کو دو حصوں میں پھاڑا جاتا ہے یا ہائیڈروجن بم میں FUSIOIN کے عمل میں دو مرکزوں کو شدید دباؤ سے ایک مرکزے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں نتیجہ ایک ہی ہے۔ انتہائی زیادہ حرارت کا پیدا ہونا۔ ایٹم بم کی صورت میں اس یکدم پیدا ہونے والی حرارت کو کنٹرول نہیں کیا جاتا لہٰذا وہ دھماکہ اور تابکاری میں تبدیل ہو کر تباہی و بربادی پھیلانے کا باعث بنتی ہے جب کہ ایٹمی ری ایکٹر میں FISSION کے عمل کو بتدریج پیدا کیا جاتا ہے اور اس توانائی کو کنٹرول میں رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس بے تحاشا حرارت تو پیدا ہوتی ہے لیکن نقصان وہ عمل نہیں ہوتا۔ FUSION کا عمل چونکہ بہت زیادہ شدید ہوتا ہے اس لئے اس کو ابھی تک کنٹرول نہیں کیا جاسکا۔ اس کنٹرول شدہ حرارت کو کوئلہ اور تیل کے ذریعہ پیدا کی گئی بھاپ کی طرح ہی بھاپ پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور آگے وہ بھاپ ٹربائن کو چلاتی ہے۔ ضمنی طور پر یہ بھی ذکر کر دینا بے محل نہ ہوگا کہ ایک بجلی وہ بھی ہے جو بادلوں میں پیدا ہوتی ہے اور مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی دو شاخہ لمبی لائن کبھی سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی۔ کبھی ایک چوڑی چادر جیسی۔ کبھی موتی پروتی لڑی کی طرح۔ اور کبھی آگ کا گولہ جو زمین پر گر کر دھماکہ سے پھٹ جاتا ہے۔ سائنسدان ابھی تک آسمانی بجلی کی کنہ تک نہیں پہنچ سکے کہ اس کی طاقت کیا ہے اور یہ کہ اسے کیسے استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ البتہ یہاں تک کامیابی حاصل کی جا چکی ہے کہ بادلوں کو کیسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے اگر آسمان پر بادل موجود ہوں لیکن بارش نہ برس رہی ہو تو جہاز کی مدد سے ان بادلوں پر اوپر سے جمی ہوئی کاربن ڈائی آکسائڈ کی ننھی ننھی گولیوں کی بارش کر دی جاتی ہے جس سے بادلوں میں درجہ حرارت کافی حد تک گر جاتا ہے اور بارش ہو جاتی ہے۔ یہی کام کسی حد تک بادلوں پر پسا ہوا نمک چھڑکنے سے بھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی ایسے علاقے سے جہاں بارش کی ضرورت نہ ہو بادلوں کو کسی دوسری جگہ کا رخ کرنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔

سورج کی حرارت سے بجلی پیدا کرنا

دھات کی بڑی بڑی چادروں کو اس طرح پر کھلی جگہ میں فٹ کیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سورج کی کرنوں کو جذب کر سکیں یا چمکدار شیشے یا دھات کی چادروں کو اس زاویہ پر فٹ کیا جاتا ہے کہ وہ سورج کی روشنی کو محدب عدسہ کی طرح سے سامنے لگے ہوئے شیشے یا دھات کی چھوٹی چادر پر مرتکز کریں۔ فرانس میں لگے ہوئے ایک ایسے ہی مرکز میں سورج کی کرنوں سے چار ہزار سنٹی گریڈ تک حرارت پیدا کی جارہی ہے اور اس سے سائنس ریسرچ کا پورا مرکز چلایا جارہا ہے عام نظر کی عینک سے دھوپ کو کسی کپڑے یا کاغذ کے ٹکڑے پر مرتکز کر کے اسے آگ لگا دینا بچوں کا معمول کا کھیل ہے۔ اسی کام کو وسیع طور پر کر کے سورج کی توانائی سے بڑے بڑے کام لئے جاسکتے ہیں اور ہر گھر اپنا اپنی بجلی اور حرارت کی ضروریات دھوپ والے دنوں میں بخوبی پوری کر سکتا ہے۔ خلائی جہاز اور خلائی سٹیشن اپنی بجلی کی ضروریات [illegible] سولر سیل Solar Cell کی مدد سے خلا میں خود بجلی پیدا کر کے پوری کرتے ہیں۔

متذکرہ بالا تمام طریقوں سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے اور روزمرہ کے استعمال میں لائی جاتی ہے اس کے علاوہ بجلی کی ایک قسم STATIC ELECTRICITY بھی ہوتی ہے جو بغیر کسی جنریٹر کے خود بخود بعض جگہوں پر پیدا ہو جاتی ہے اور کسی استعمال میں نہیں لائی جاتی۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ نائلون کی آمیزش سے بنے ہوئے

سویٹر یا چادر وغیرہ کو اندھیرے میں تھوڑی سی رگڑ لگنے سے اس میں سے روشنی کی چنگاریاں سی نکلتی محسوس ہوتی ہیں جو اس میں پیدا ہونے والی خفیف سی بجلی کا نتیجہ ہیں۔ اس طرح اگر کوئی کمرہ بہت زیادہ نائلون کے مرکب سے بنی ہوئی چیزوں فرنیچر کے غلاف۔ گدیاں۔ قالین۔ پردوں وغیرہ سے مزین ہو تو اس میں کام کرنے والے افراد کے جسموں میں اس قسم کی STATIC بجلی سرایت کر جاتی ہے۔ گو ان لوگوں کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا لیکن جب کوئی باہر سے نووارد اس کمرے میں آئے اور وہاں پہلے سے موجود شخص سے ہاتھ ملائے تو اس نووارد کو اچانک بجلی کا جھٹکا لگے گا اور وہ حیران و ششدر ہو جائے گا کہ اس شخص نے مجھے کیا کیا ہے۔ حالانکہ اس میں اس بے چارے کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔

لیزر شعاعوں کی طاقت

لیزر LASER شعاع بھی انتہائی طاقتور حرارت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس میں تنگ جگہ پر مرتکز ہونے کی بے پناہ صلاحیت ہے۔ اسی وجہ سے اس سے موٹی سے موٹی لوہے کی چادر میں سوراخ کیا جاسکتا ہے۔ کپڑے کی بے شمار تہیں اوپر نیچے لگا کر اکٹھی ایک ہی دفعہ ان کی کٹائی کی جاسکتی ہے۔ سوئی جیسی باریک ہونے کی وجہ سے دھاتوں سے تاریں بنانے والی ڈائیاں اس سے تیار کی جاتی ہیں جن کے سوراخوں میں سے تاریں کھینچ کر ان کو مطلوبہ موٹائی میں لایا جاسکتا ہے۔ چاند اور دوسرے سیاروں پر اس شعاع کو بھیج کر وہاں سے منعکس ہو کر آنے سے سیاروں کا صحیح صحیح فاصلہ اور دیگر معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔ دنیا کی سخت ترین چیز ہیرے میں سوراخ کیا جاسکتا ہے۔ انسانی جسم میں چھری کو توڑا جاسکتا ہے۔ دانت کی کھوڑ کو کھرچ کر صاف کیا جاسکتا ہے۔ موتیا کی جھلی کو نکالا جا سکتا ہے۔ میدان جنگ میں دشمنوں کو اندھا کیا جاسکتا ہے۔ ٹینکوں کو ناکارہ بنایا جاسکتا ہے۔ اپنی گولہ باری کو ٹھیک ٹھیک نشانے پر گائیڈ کیا جاسکتا ہے۔ الغرض لیزر کے بارے میں یہ مقولہ سو فیصد ٹھیک ہے کہ یہ ایک موت کی شعاع ہے جس کو زندگی دینے کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اب حال ہی میں امریکہ کے سائنسدانوں نے لیزر سے ایک بالکل جدید تجربہ کیا ہے۔ یورینیم کی ایک قمیص کے بٹن کے سائز کی ٹکیہ پر جب لیزر کی انتہائی طاقتور شعاع کو مرکوز کیا گیا تو اس سے اتنی زیادہ حرارت پیدا ہوئی جو ہائیڈروجن بم بنانے کے لئے FUSION کے عمل کے لئے درکار ہے۔ یعنی بغیر ایٹمی دھماکہ کئے ہائیڈروجن بم ہاتھ میں آگیا۔ اگر کسی طرح اس توانائی کو کنٹرول کر لیا گیا تو ایٹمی توانائی سے بجلی پیدا کرنے میں تو ایٹمی فضلہ پیدا ہوتا ہے جسے بحفاظت کہیں سٹور کرنا بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس سے تمام دنیا پریشان ہے لیکن اس ہائیڈرو نیوکلیئر توانائی سے کوئی فضلہ بھی پیدا نہیں ہو گا۔ اور بجلی پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہاتھ آجائے گا۔ خدا کرے جلد ایسا ہو سکے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33495 میں محمد عرفان حفیظ ولد حافظ محمد اکرم حفیظ قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عرفان حفیظ مکان نمبر P-386 گلی نمبر 5 محلہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر 27002 والد موصی گواہ شد نمبر 2 چوہدری ریاض احمد وصیت نمبر 30673

مسل نمبر 33496 میں رانا نذیر احمد خان ولد مکرم رانا مہدی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 69 سال بیعت 1948ء ساکن سمن آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 32 کنال واقع چک نمبر 8 قلعہ میر زمان تحصیل احمد پور ضلع شیخوپورہ مالیتی/-462000 روپے۔ 2۔ سکنی احاطہ برقبہ ایک کنال واقع چک نمبر 8 قلعہ میر زمان تحصیل احمد پور ضلع شیخوپورہ مالیتی/-190000 روپے۔ 3۔ رہائشی مکان جس کی تعمیر بچوں نے کی ہے صرف پلاٹ ساڑھے تین مرلہ میں نے خریدا قیمت خرید مالیتی/-800000 روپے۔ 4۔ بینک بیلنس/-200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-2057 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ/-10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا نذیر احمد خان مکان نمبر 909 بلاک نمبر 28 سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 نوید احمد بٹ وصیت نمبر 28752 گواہ شد نمبر 2 طارق رحمن بٹ وصیت نمبر 29061

مسل نمبر 33497 میں صابراں بیگم زوجہ رانا نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 27-5-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی سات تولہ مالیتی/-43400 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ/-500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی/-43900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صابراں بیگم مکان نمبر 909 بلاک نمبر 28 سمن آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 نوید احمد بٹ وصیت نمبر 28752 گواہ شد نمبر 2 طارق رحمن بٹ وصیت نمبر 29061

مسل نمبر 33498 میں محمد احمد ملہی ولد غلام حیدر ملہی قوم ملہی پیشہ کاشتکاری عمر 57 سال بیعت 1965ء ساکن چک نمبر 46/4-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-10-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ ایک ایکڑ سات کنال واقع چک نمبر 56/4-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر مالیتی/-280000 روپے۔ 2۔ احاطہ مع عمارت برقبہ آٹھ مرلہ واقع چک نمبر R-4/56 ہارون آباد ضلع بہاولنگر مالیتی/-175000 روپے۔ 3۔ احاطہ برقبہ ساڑھے تین مرلہ واقع چک نمبر 56/4-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر مالیتی/-10000 روپے۔ 4۔ موٹر سائیکل یاماہا 100 سی سی ماڈل 96ء مالیتی/-50000 روپے۔ 5۔ ٹریکٹر جو کہ نیا خریدا گیا ہے مالیتی/-240000 روپے۔ 6۔ ایک لاکھ بیس ہزار نقد رقم بھائی کو ایک ایکڑ چھ کنال زمین خریدنے کے لئے دیا ہوا ہے۔ 7۔ پندرہ ایکڑ زمین ٹھیکہ پر لے کر بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-40000+50000 روپے۔ سالانہ بصورت ٹھیکہ زرعی زمین + از پسران مل رہے ہیں۔ اور مبلغ/-20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد ملہی ساکن چک نمبر 56/4-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 امان اللہ ملہی کوارٹر نمبر 53 صدر انجمن احمدیہ برادر وصیت کنندہ گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم پسر وصیت کنندہ

مسل نمبر 33499 میں عمر حیات باجوہ ولد مسعود احمد باجوہ قوم باجوہ جٹ پیشہ طالب علمی و ملازمت عمر ساڑھے بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال J-80 اسلم شہید روڈ لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-2-001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/-2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمر حیات باجوہ J-80 اسلم شہید روڈ لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 چوہدری ولی الرحمٰن J-80 اسلم شہید روڈ لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 چوہدری ارمغان الرحمٰن J-80 اسلم شہید روڈ لالہ زار راولپنڈی

مسل نمبر 33500 میں رابعہ رانا بنت منور احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈیالہ روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-4-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد صاحب ابن مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب مرحوم لکھتے ہیں ہماری والدہ محترمہ سعیدہ خالدہ صاحبہ بیوہ مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح و ناظم جائیداد مورخہ 26 جون 2001ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ 27 جون کو بعد نماز ظہر امیر مقامی ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ ان کی مغفرت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے نیز ہم پسماندگان ان احباب جماعت کے جنہوں نے اس موقع پر گھر تشریف لا کر ہماری ڈھارس بندھائی بے حد ممنون و مشکور ہیں۔

اعلان داخلہ

سنٹر آف ایکسیلنس ان میرین بائیالوجی یونیورسٹی آف کراچی نے ایم فل/ پی ایچ ڈی ان میرین بیالوجی میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 15 اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 15 جولائی۔

انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے CA کے لئے پری انٹری پرافیشنسی ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 25۔ اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان/ جنگ 15 جولائی

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 6

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 500 ملی گرام مالیتی -/2600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/45 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رابعہ رانا 43-A عسکری 7 اڈیالہ روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 کرنل ولی الرحمٰن J-80 اسلم شہید روڈ لالہ زار راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 چوہدری ارمغان الرحمٰن J-80 اسلم شہید روڈ لالہ زار راولپنڈی

ہیپاٹائٹس بی کے حفاظتی ٹیکے

Vaccination for Hepatitis-B

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے مورخہ 23، 24، 25 جولائی 2001ء فضل عمر ہسپتال میں انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ جن احباب نے ہیپاٹائٹس بی کا پہلا انجکشن لگوایا تھا وہ اس ماہ کی اسی تاریخ کو دوسرا انجکشن لگوانے کے لئے صبح 8 تا 3 بجے سہ پہر تک تشریف لائیں۔ جو احباب اس سے قبل ویکسی نیشن شروع نہیں کروا سکے ان کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ 23 تا 25 جولائی کو 3 بجے سہ پہر تا 5 بجے شام تک تشریف لا کر انجکشن لگوا لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح

عزیزہ حمیرا المحمود بنت مکرم محمود احمد عارف صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم طاہر احمد میاں صاحب ولد مکرم ممتاز احمد میاں صاحب حال جرمنی بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے مورخہ 12 جولائی 2001ء بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا عزیزہ حمیرا المحمود حضرت چوہدری کوڑا صاحب آف چک نمبر 108 ج۔ ب تلونڈی فیصل آباد رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔

اعلان دار القضاء

(مکرم محمود رحیم صاحب بابت ترکہ مکرم رحیم بخش صاحب)

مکرم محمود رحیم صاحب ولد مکرم رحیم بخش صاحب مکان نمبر 9/21 محلہ دار الیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مذکورہ قطعہ نمبر 9/21 دار الیمن رقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثا کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم ظہور احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم مسعود احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمود رحیم صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ ثمینہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مجاہدین کی کارروائی 13 بھارتی ہلاک

کشمیری مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی حالیہ ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف زبردست جوابی کارروائی کرتے ہوئے فدائی حملوں میں کم از کم 13 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوج نے اپنی ظالمانہ کارروائیوں میں مزید 18 شہری شہید کر دیئے۔ ہندواڑہ کے فوجی کیمپ میں گھس کر فدائی نے 8 فوجی مار ڈالے۔ بارہ مولا کے کیمپ سے کانوائے نکلتے ہی مجاہدین نے دستی بموں سے حملہ کر کے 4 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

ایران سے گیس پائپ لائن

ایران سے سستی گیس بھارت پہنچانے کے لئے پائپ لائن کی تنصیب اور گیس کی فراہمی سے بھارت کے توانائی کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اگر بھارت سمندری راستے سے ایران اور قطر کی گیس منگائے تو اسے آٹھ گنا زیادہ قیمت دینا ہوگی۔ پاکستان کو بھی گیس کی سپلائی کے اس منصوبے سے مالی فوائد حاصل ہوں گے۔ بھارتی دفاعی ماہرین پاکستان کے راستے پائپ لائن کے مخالف ہیں کہ پاکستان جب چاہے بند کر دے گا۔

اسرائیلی ٹینکوں کی فلسطینی بستیوں پر چڑھائی

پیر کی صبح اسرائیل کے ٹینک مغربی کنارے کے قصبہ ہیبرون میں تین اطراف سے داخل ہو گئے اور فلسطین کے زیر انتظام علاقہ میں پولیس کی پانچ چوکیاں تباہ کر دیں۔ القدس میں بم دھماکوں سے دو فلسطینی شہید ہو گئے۔ ہیبرون پر اسرائیلی حملہ سے 9 فلسطینی شہری شدید زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی کابینہ نے علاقہ میں مزید یہودی بستیاں تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ اسرائیل میں اپوزیشن اور ماحولیاتی تنظیموں کی طرف سے نئی یہودی بستیوں کے قیام کی شدید مخالفت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے حالات مزید پیچیدہ ہو جائیں گے۔

مجھ سے غلطیاں ہوئیں افسوس کوئی نہیں

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ مجھ سے اپنے دور اقتدار میں غلطیاں بھی ہوئیں مگر اپنے کئے ہوئے فیصلوں پر مجھے کوئی افسوس نہیں ہوا۔ انہوں نے یہ بات ملائیشیا میں اپنے اقتدار کے 20 سال مکمل ہونے پر کہی تاہم 75 سالہ لیڈر نے اس ضمن میں کوئی سرکاری تقریبات منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی۔

تیونس کے وزیر خارجہ ایران میں

تیونس کے وزیر خارجہ سرکاری دورہ پر ایران پہنچ گئے ہیں۔ وزیر خارجہ حبیب بن یحیٰ کے ہمراہ ایک اعلیٰ سطحی وفد بھی ہے

بنگلہ دیش میں تبدیلیاں

بنگلہ دیش کے نگران وزیر اعظم لطیف الرحمٰن نے جنہوں نے ایک روز قبل اقتدار سنبھالا تھا کئی حکومتی تبدیلیاں کرتے ہوئے اہم وزارتوں کے سیکرٹریوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے بیوروکریسی میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کر دیا ہے۔ سرکاری افسران نے ان تبدیلیوں پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ اور صدر شہاب الدین سے ملاقات کر کے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔

سیرالیون میں پاکستانی امن فوج

سیرالیون میں پاکستانی فوجی دستوں نے اپنے امن مشن کا آغاز کر دیا ہے۔

امریکہ میں ہیکرز کانفرنس

امریکہ میں کمپیوٹر ہیکرز کی نویں سالانہ کانفرنس شروع ہو گئی۔ جس کا مقصد کمپیوٹر کے منفی ہتھکنڈوں سے بچاؤ کے طریقے بتانا ہے۔ کانفرنس کے منتظمین نے کہا ہے کہ ہیکنگ کو صرف منفی معنوں میں لیا جاتا ہے جبکہ اس کے مثبت فوائد بھی ہیں۔

آسٹریلیا کی پیشکش

آسٹریلیا نے سینڈک منصوبہ (بلوچستان) میں تانبہ نکالنے کے منصوبے کے لئے ایک ارب ڈالر کی پیشکش کی ہے۔ ریکوڈک کے اس علاقے میں 40 ہزار ٹن سالانہ تانبہ نکالنے کی گنجائش ہے یہ علاقہ سینڈک کے تانبہ اور سونا کے ذخائر کے قریب ہے اس علاقے کو اس سے قبل معدنیات کی تلاش کے لئے چین کو لیز پر دیا جا چکا ہے۔ آسٹریلیا نے جس علاقے میں کام کرنے کی خواہش کی وہ اس سے منسلک ہے۔

چین روس دوستی کا معاہدہ

چین اور روس کے درمیان دوستی کے ایک تاریخی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں اس مقصد کے لئے چین کے صدر جیانگ زیمن ماسکو پہنچے اور صدر پیوٹن سے مذاکرات کئے۔ عرصہ پچاس سال میں دونوں ممالک کے درمیان دوستی کا یہ پہلا معاہدہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں ممالک نے امریکہ کے میزائل ڈیفنس پروگرام کی بھرپور مخالفت کرنے کا بھی اعلان کیا۔ صدر پیوٹن نے کہا کہ ہم دونوں ملکوں کا یہ معاہدہ عالمی سطح پر مثبت اثرات ڈالے گا۔

سری لنکا کی پارلیمنٹ میں

سری لنکا کی پارلیمنٹ میں جسے صدر کمارا ٹنگا نے تحلیل کرنے کا فرمان جاری کر دیا ہے سابق اراکین پارلیمنٹ رکاوٹیں عبور کر کے اسمبلی کی عمارت میں گھس گئے۔ یہ واقعہ سپیکر کے اس بیان کے بعد پیش آیا جس میں انہوں نے صدر کی طرف سے اسمبلی تحلیل کرنے کے فرمان کے خلاف آواز اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔ سپیکر نے حزب مخالف کے لیڈر کو اپنے خط میں کہا تھا کہ جو کچھ ہوا ذاتی طور پر میں اس کے خلاف ہوں لیکن قانون کے شکنجوں میں جکڑا ہونے کے باعث کچھ نہیں کر سکتا۔ ادھر حکومت نے حزب مخالف کے لیڈر انیل وکرما سنگھے اور درجنوں اراکین پارلیمنٹ کو چند گھنٹوں کے لئے حوالات میں بند کر دیا۔

کردوں کو مذاکرات کی دعوت

عراق کے صدر صدام حسین نے کردوں کو مذاکرات کی دعوت دی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ میری خواہش ہے کہ کم از کم نقصان کے ساتھ اس تنازعے کا حل نکال لیا جائے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 17 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 22 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ
☆ بدھ 18- جولائی غروب آفتاب: 7-18
☆ جمعرات 19- جولائی طلوع فجر: 3-37
☆ جمعرات 19- جولائی طلوع آفتاب: 5.13

مذاکرات ناکام پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور بھارتی وزیراعظم واجپائی کے درمیان آگرہ میں ہونے والے مذاکرات ناکام ہوگئے ہیں اور جنرل مشرف وطن واپس پہنچ گئے ہیں- مشرف اور واجپائی کے درمیان دو دن ون ٹو ون ملاقاتوں میں اعلامیے کا خاکہ تیار ہوا- وزراء خارجہ کے مذاکرات میں ڈیڈ لاک بنا' مشرف واجپائی مداخلت پر شام کو اتفاق ہوگیا- اس کے بعد پھر صورتحال ڈرامائی طور پر تبدیل ہوگئی اور اعلامیے کے بعض نکات پر اتفاق رائے نہ ہوسکا جو آخری لمحات میں مشرف واجپائی ملاقات سے دور نہ ہوسکا-

کشمیر تنازعات کی جڑ ہے صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے آگرہ میں بھارتی اخبارات کے سینئر مدیروں کو نیوز بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر ہی تنازعات کی جڑ ہے- بھارت یہ توقع رکھے کہ میں کشمیر پر بات نہ کروں تو میرے لئے بہتر ہے نہر والی حویلی خریدلوں اور یہیں رہ جاؤں- اگر دونوں ممالک اپنے اپنے موقف پر ڈٹے رہے تو آگے نہیں بڑھ سکیں گے- بھارت بھی خوابوں کی دنیا سے نکل آئے- شترمرغ کی طرح ریت میں منہ دینے اور حقیقتیں چھپانے کی بجائے ان کا سامنا کیا جائے- جنرل مشرف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر قدم بہ قدم حل کیا جائے- خود کو دھوکا دینے اور اپنی بنائی دنیا میں رہنے کا عادی نہیں ایک دوسرے کو ہلاک کرتے ہوئے تجارت اور دیگر مسائل پر کیسے بات کر سکتے ہیں- صدر مملکت نے کہا کہ آیئے! مسئلہ کشمیر حل کر کے ہمیشہ کے لئے کارگل جیسے بحرانوں سے بچ جائیں- پاکستان مذاکرات کا دروازہ بند نہیں کرے گا- مسئلہ کشمیر پر پیش رفت کے لئے دونوں ممالک کو رویوں میں لچک پیدا کرنا ہوگی- بڑے ملکوں کی ذمہ داری ہے کہ چھوٹے ملکوں کا وقار اور تعظیم قائم رکھیں جنگی قیدیوں کے مسئلہ پر واجپائی کو تعاون کی پیش کش کی ہے-

مسئلہ کشمیر کا مرحلہ وار حل صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے مسئلہ کشمیر کا مرحلہ وار حل پیش کر دیا ہے- پہلا مرحلہ آگرہ سربراہ ملاقات ہے- دوسرا مرحلہ مسئلہ کشمیر کو "بڑے ایشو" کے طور پر تسلیم کرنا اور تیسرا مرحلہ اس کا ممکنہ حل ہے جنرل مشرف نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو تنازعہ کہا جائے- ایشو یا پرابلم- کچھ بھی ہو اس کا حل تلاش کرنا ہی پڑے گا- اس میں کسی تیسرے فریق کو شامل کرنا ہی پڑے گا-

واجپائی ستمبر میں پاکستان کا دورہ کریں گے

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی ستمبر میں اسلام آباد آئیں گے- اس سلسلے میں دیگر تفصیلات بعد میں طے ہوں گی- سربراہی کانفرنس کا اثر برقرار رکھنے کے لئے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر واجپائی سے الگ ملاقات کریں گے-

کشمیر پر بات کے لئے تیار ہیں- واجپائی

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ ہم گزشتہ پچاس برسوں سے پاکستان سے دوستی کی خواہش پر قائم ہیں مسئلہ کشمیر پر دونوں ملکوں میں شدید اختلافات ہیں- سرحد پار "دہشت گردی" پر بات ضروری ہے تاکہ ماحول سازگار ہو سکے- پاکستان ہمارے جنگی قیدی ممبئی دھماکوں کے مجرموں اور پاکستان میں گردواروں میں چھپے دہشت گردوں کو ہمارے حوالے کرے جملہ مسائل کے حل کے لئے ہمیں مل کر کام کرنا ہوگا اس ضمن میں ہم سفری سہولتیں دینے اور باہمی روابط کے فروغ پر تیار ہیں

فریقین موقف پر ڈٹے رہے- بی بی کا تبصرہ

آگرہ میں پاک بھارت مذاکرات پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ بعض نکات پر شدید اختلافات کے باعث مذاکرات کامیاب نہ ہو سکے- دونوں فریق اپنے اپنے موقف پر ڈٹے رہے- پہلے 9 نکات پر مفاہمت ہو گئی تھی لیکن پھر اچانک بھارتی وفد نے دو مزید نکات اٹھائے- بھارتی اعتراضات پر پاکستانی وفد نے بھی اپنے مطالبات پیش کر دیئے جس کے نتیجہ میں سمجھوتہ نہ ہوسکا-

مذاکرات کو نمایاں کوریج دنیا بھر کی طرح عرب ممالک نے بھی پاک بھارت سربراہ ملاقات کو خصوصی کوریج دی ہے-

پٹرول ڈیزل مٹی کا تیل سستا پٹرولیم کی مختلف مصنوعات کی قیمتوں میں تین فیصد تک کمی کر دی گئی ہے- پٹرول کی قیمت 33.81 روپے سے فی لیٹر سے کم کر کے 32.76 روپے کر دی گئی ہے-

زلزلے کے جھٹکے لاہور اور اس کے مضافات کے علاقوں سمیت وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے- جو ایک سے دو منٹ جاری رہے- ربوہ میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے- تاہم کسی جگہ سے جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی-

آگرہ میں پاکستان کے خلاف نعرے آگرہ میں جنرل مشرف کی قیام گاہ کے اردگرد سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود ہزاروں ہندو پجاری مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے سڑکوں پر نکل آئے اور توڑ پھوڑ کی۔

بقیہ صفحہ 1

پروگرام میں بھرپور شرکت کی- مختلف تربیتی و تعلیمی موضوعات پر جماعت کے بزرگان اور علماء نے لیکچرز دیئے اور تقاریر فرمائیں- واقفین نو کو جماعت احمدیہ کے تعارف اور دیگر معلومات پر مبنی سلائیڈز دکھائی گئیں- مقابلہ تلاوت اور نظم کے علاوہ فی البدیہہ تقریر کے مقابلے بھی ہوئے- جن میں واقفین نو نے دلچسپی سے حصہ لیا- اجتماع کے تینوں دن بچوں نے پانچ وقت نماز باجماعت کا اہتمام کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بھی دیکھا اور سنا-

سالانہ اجتماع واقفین نو کی اختتامی تقریب مورخہ 15 جولائی بروز اتوار صبح سوا نو بجے منعقد ہوئی- تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے- محترم مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں فرمایا واقفین نو کا یہ پہلا اجتماع ہے اس میں بزرگان نے آپ کو بہت سی نصائح کی ہیں امید ہے آپ سب ان پر عمل کریں گے- اپنی زندگیاں وقف کرنا اس دور کا ضروری تقاضا ہے- محترم مہمان خصوصی نے فرمایا اپنے ارادے نیک بنائیں' علم وسیع کریں' اخلاق سنواریں اور اللہ تعالیٰ سے سلسلہ کے لئے اور اپنے لئے دعائیں مانگتے رہیں- آپ نے سب اچھے اخلاق کو اختیار کرنا ہے' سچ بولنا ہے نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کرنی ہے' راستہ سے تکلیف دہ چیزیں ہٹانی ہیں' خلافت سے وابستگی' حضور انور کے خطبات اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیتے رہیں- اللہ تعالیٰ آپ کو تاحیات وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین-

محترم مہمان خصوصی نے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے واقفین نو بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور سیکرٹریان اضلاع کو واقفین نو کی شرکت کی سندات سے نوازا- دعا کے ساتھ واقفین نو کے اس پہلے تاریخی اجتماع کا اختتام ہوا- اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے اور واقفین نو کو اجتماع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے- (آمین)

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد' بدہضمی' اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724607, 7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
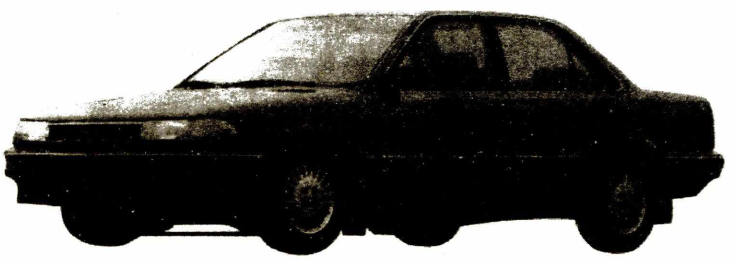
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021- 7724606
7724607
7724609
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں
نور نظر
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61